سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

قربانی کی تاریخ فضیلت اور اہمیت

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعدفاعوذباللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ بَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ (سورۃ الحج ۳۷)

اللہ تعالیٰ کو نہیں پہونچتا ان کا گوشت اور نہ ان کا خون لیکن اسکو پہنچتا ہے تمہارے دل کا ادب اس طرح ان کو مسخر کر دیا تمہارے لئے کہ اللہ کی بڑائی کرو اس بات پر کہ تم کو راہ دکھائی اور خوشخبری سنا دے نیکی کرنے والوں کو۔

وعن عائشة رضی اللہ عنہ قالت قال رسول اللہ ماعمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اھراق الدم وانه لیأتی یوم القیامة بقرونھا واشعارھا واظلافھا وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع باالارض فطیبوابھا نفسًا (رواہ الترمذی وابن ماجه)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابن آدم کا نحر (قربانی) کرنے جیسا کوئی اور عمل جو اللہ کے راستے میں ہو خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں اور ذبح کیا ہوا جانور قیامت کے روز اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون اس سے پہلے کہ وہ زمین پر گرے بارگاہ رب العزت میں قبول ہو جاتا ہے لہٰذا تم اسکی وجہ سے اپنے نفس کو خوش کرو۔

حج کے مہینے:

محترم حاضرین! ذی الحجہ کا مبارک مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ رمضان اور عید الفطر کے بعد شوال ذی القعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن بڑے اہم ترین دن ہیں، ان مہینوں کو اشہر الحج کہتے ہیں یعنی حج کے مہینے کیونکہ ان ایام میں اسلام کی عمارت کا اہم ستون اور رکن حج ادا کیا جاتا ہے۔

ذی الحجہ کے دس دن:

ذی الحجہ کے دسویں تاریخ کو قربانی کی عبادت ادا کی جاتی ہے بہر حال ان ایام کو خاص فضیلت و اہمیت

حاصل ہے چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ والفجر والیالٍ عشر یہاں دس راتوں سے ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں مراد ہیں اللہ ان راتوں کی قسم کھا رہے ہیں جن سے ایام کی فضیلت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے اس طرح حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال قال رسول اللہ ﷺ مامن ایام العمل الصالح فیھن احب اے اللہ من هذه الایام العشر (رواہ البخاری) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایسا کوئی دن نہیں ہے جس میں نیک عمل کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان اس دنوں سے زیادہ محبوب ہو معزز دوستو! یہ تمام کائنات اللہ جل جلالہ نے حضرت انسان کیلئے پیدا فرمائی۔ خوبصورت اور ایک بے حد متوازن بدن جو کہ اللہ کے قدرت کا ایک عظیم نمونہ اور بے شمار اعضاء پر مشتمل کارخانہ ہے، عطا فرمایا پھر اسی انسان کے خدمت کیلئے ہزار نعمتیں مثلاً یہ عظیم پہاڑ، زمین، درخت، سمندر، دریا، دیوہیکل حیوانات، سورج، چاند، ومابکم من نعمة فمن اللہ کس کس نعمت و انعام کا ذکر کرونگا، اس آیت مبارکہ کے مطابق جو کچھ ہمارے پاس اور ہمارے لئے مسخر کئے گئے اللہ پاک ہی کے ہیں۔

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ایک طرف بے شمار نعمتیں احسانات دوسرے طرف اس منعم حقیقی اتنے بڑے احسانات کے بدلے انسان سے کبھی کچھ معمولی اور مختصر اپنے احکامات کے بجا آوری کا مطالبہ بھی فرمایا ہے۔ اسکے انعامات کے بدلے اگر ہم اپنی تمام عمر کو دن رات اس کے عبادات میں بطور شکریہ گزاریں اپنا تمام مال و دولت اسکے حکم کے مطابق خرچ کریں تو ہمارا یہ عمل ''حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا'' کا مصداق ہوگا اگر نماز کو لیں تو چوبیس گھنٹوں میں پانچ نمازیں فرض ہیں اگر انہی نمازوں کو تمام شرائط اور پورے خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کریں تو پانچوں کی ادائیگی پر گھنٹہ سوا گھنٹہ صرف ہو جاتا ہے باقی سارا وقت اس رحیم و کریم ذات نے ہمارے اپنے جائز ضروریات حاصل کرنے میں خرچ کرنے کیلئے فارغ کردیا، ورنہ اس کے انعامات کا تقاضا تو یہ تھا کہ ہم دن رات اسکی عبادت میں مصروف رہتے، یہی صورتحال زکوۃ حج اور قربانی وغیرہ کی بھی ہے کیونکہ جو کچھ ہمارے پاس ہے اس کا مالک حقیقی تو وہی ہے ہمیں صرف اسکے مرضی کے مطابق ان اشیاء میں تصرف کی اجازت ہے۔ ہمیں اپنے تمام محبوبات جان، مال، اولاد اور عزت و آبرو وغیرہ ہر چیز کو اسکے راہ میں لٹانا ہوگا، مثلاً ایک آدمی کے پاس کروڑوں روپیہ موجود ہے جب تک اسے خرچ نہ کرے وہ بے کار ہے۔ جب دنیوی منافع اسکو خرچ کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے تو مسلمان کا مقصد اعلیٰ تو اللہ کی رضا جو اعلیٰ ترین نفع ہے وہ دنیوی محبوبات قربان کئے بغیر کیسے حاصل

ہوسکتا ہے ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَ اَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ (سورۃ التوبہ:۱۱۱)

بیشک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی جانوں اور مال کو جنت کے بدلے خرید لیا ہے۔

آخرت کے بازار میں جنت کے بدلہ ایمان کی قیمت ادا کرنا ہوگی۔ جنت حاصل کرنے کی غرض سے ہمیں تمام محبوباتِ نفس کو قربان کرنا لازمی ہے اگر مال خرچ کرنے کا حکم ہوتو مال خرچ کرنا پڑے گا اگر نفس وجان کو قربان کرنے کا حکم ہوتو جان کو قربان کردو عزت کی ضرورت ہوتو اسے بھی قربان کردو یہی عشق کی مضبوطی کی علامت ہے۔ رحمۃ للعالمین کی بارگاہ میں ایک صحابی نے آکر کہا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے آپ سے محبت ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا تم جو دعوی کررہے ہو اس پر خوب سوچ کر دعویٰ کرو اس صحابی نے پھر وہی بات کی حضور ﷺ نے جواباً پھر وہی جواب دیا۔ تیسرے بار جب صحابی نے پھر کہا کہ مجھے آپ سے محبت ہے تو آنحضرت ﷺ نے پھر فرمایا مصائب جھیلنے فقر و فاقہ کی زندگی اور آفتیں برداشت کرنے کیلئے تیار ہوجاؤ اور یہ تو ظاہری بات ہے کہ ایک مجازی عاشق اپنے عشق کو ثابت کرنے کیلئے کیا کیا جتن برداشت کرکے ان پر اطمینان اور خوشی محسوس کرتا ہے تو پیغمبر انقلاب حضور ﷺ سے محبت کے دعویدار کے لئے اس راہ میں تمام رکاوٹیں کتنی روحانی سکون اور مسرت کا باعث بنیں گے جس میں دنیا وآخرت کی کامیابی ہی کامیابی ہے اور کتنا اطمینان قلب اور مسرت کا باعث ہوگا۔

عشق الٰہی کے تقاضے:

معزز سامعین! اس مہینہ میں قربانی کا حکم بھی اسی دعوائے عشق پر عمل پیرا ہونے کا مظاہرہ ہے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اللہ کے حکم پر اپنے اکلوتے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو قربانی کیلئے پیش کردیا، عشق کا تقاضا تو یہ تھا کہ تھا کہ عاشق خود اپنی ذات کو اللہ تعالیٰ کے حضور ذبح کیلئے پیش کرتا۔ مگر رحمت خداوندی کا نتیجہ ہے اور یہ ان کو گوارا نہ ہوا اسلئے حکم دیا کہ تم جانور ذبح کردو ہم یہی سمجھیں گے کہ تم نے خود اپنے آپ کو قربان کردیا ہے حقیقت میں انسان کو اپنی قربانی پیش کرنا آسان ہے مگر اپنے ساتھ سے اپنے اکلوتے اولاد کو ذبح کرنا بڑا سخت کام ہے مگر حکم خداوندی تھا جسکی تعمیل ضروری تھی منحر میں ذبح کرنے کیلئے تشریف لائے۔ اسکے آگے جو واقعات ہوئے آپ لوگ وقتاً فوقتاً اسکی تفصیل سنتے رہتے ہیں۔ جب حکم خداوندی کی تکمیل کیلئے حضرت اسماعیل کو لٹادیا۔ چھری نے اپنا کام چھوڑ دیا ارشاد ربانی ہے۔

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ

بے شک آپ نے اپنا خواب سچ کر دکھایا ہم نیکو کاروں کو اسی طرح جزا دیا کرتے ہیں

چنانچہ جان کے عوض اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جان کو بھیج دیا اسی دن سے گائے یا بکری وغیرہ قربانی کے لئے بطور فدیہ مقرر ہو گیا۔

قربانی کی اصل روح:

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ذبح کا مقصد جان کو پیش کرنا ہے یہی وجہ ہے کہ اخلاص کی نیت سے ان ایام میں سنت ابراہیمی پر عمل کیا جائے اس سے جان نثاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اصل یہی اس عمل کی روح ہے، اس عبادت کا اور صدقات سے مختلف ہونے سے یہ بھی آشکارا ہو جاتا ہے کہ اور صدقات کیلئے کوئی خاص دن مخصوص نہیں مگر اس عمل کیلئے ایک خاص دن مقرر کیا گیا جس کیلئے "یوم النحر" اور عید الاضحی کا نام مختص کیا گیا جس کے معنی ہے قربانی کا دن۔

رفع درجات کے لیے مخصوص عمل:

حضرات کرام اللہ تعالیٰ مومن کے درجات اور مقام و مرتبہ بلند کرنے کیلئے کوئی نہ کوئی عمل مختص کر کے اسکو علیین کے اعلی مقام تک پہنچا تا ہے۔کبھی نماز کی صورت میں کبھی روزوں کی شکل میں کبھی حج اور قربانی کی شکل میں اس مہینہ میں حج اور قربانی کے ایام ہیں اللہ تعالیٰ نے جس کو استطاعت دی وہ حج کے عظیم عبادت سے مالا مال ہوئے اور جو حج پر نہیں جاسکتے ان کیلئے قربانی کی شکل میں عبادت مقرر فرمادی۔

قربانی کی تاریخ:

جیسے کہ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں قربانی ایک عظیم عبادت ہے جو اللہ نے روز اول ہی سے ہی مقرر فرمائی ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں (ہابیل وقابیل) نے قربانی پیش کی جیسے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَ لَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ (المائدہ:۲۷)

اور سنا ان کو حال آدم علیہ السلام کے بیٹوں کا جب نیاز کی دونوں نے کچھ نیاز مقبول ہوئی قربانی ایک کی اور مستر د ہوئی دوسرے کی۔

مطلب یہ کہ ہابیل اور قابیل نے قربانی پیش کی تو ہابیل کی قربانی ہوئی اور قابیل کی قربانی قبول نہ ہوئی اسی طرح قرآنی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر امت کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک ماموربہ حکم کے طور پر

قربانی مقرر کی ہے چنانچہ سورۃ حج کی واضح آیت ہے

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ (سورۃ حج:۳۴)

اور ہر امت کے واسطے ہم نے مقرر کردی ہے قربانی کہ یاد کریں اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح جانوروں کے جوان کو اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی امت کو بھی اس عبادت سے محروم نہیں رکھا۔

قربانی کی اہمیت وفضیلت:

بہرحال قربانی جو ہم عید الاضحیٰ کے موقع پر کرتے ہیں۔اسکے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سنۃ ابیکم ابراھیم یعنی یہ قربانی تمہارے روحانی باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے جوتم ادا کررہے ہو قربانی کی اہمیت کا اندازہ نبی کریم ﷺ کے اس عمل سے ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں۔اقام رسول اللہ ﷺ بالمدینۃ عشر سنین یضحی (مشکوۃ المصابیح) حضورؐ نے مدینہ منورہ میں دس سال سکونت اختیار کی اور ہر سال قربانی کرتے رہے اور صرف ایک نہیں بلکہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دو دنبوں کی قربانی کی جو سینگ والے اور ابلق تھے اسی طرح حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے ۳۳، اونٹ ذبح فرمائے اور بقیہ ٦٧ اونٹ حضرت علیؓ کو ذبح کرنے کا فرمایا۔قربانی کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا مقام ومرتبہ حاصل ہے۔

قربانی کے بارے میں جدید ذہن کے شکوک وشبہات

معاشرے کا ایک سنجیدہ طبقہ جو اپنے آپ کو عقل کل سمجھتے ہیں قربانی کے بارہ میں شکوک وشبہات کا شکار نظر آتا ہے ۔کیونکہ وہ لوگ عبادات کو معاشرتی احوال وکیفیات کی نظر سے دیکھتے ہیں لیکن ان کو یہ معلوم نہیں کہ عبادات کا دائرہ اور مقصد ان معاشرتی احوال وکیفیات سے الگ ہے۔عبادت کا مقصد تو صرف رضائے مولیٰ تقوی اور پرہیزگاری ہے جیسے کہ بندہ نے خطبہ کے ابتداء میں آیت تلاوت کی لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ (الحج ٣٧)

اللہ تعالیٰ کو ان قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ اللہ تعالیٰ کو تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

قربانی کا مقصد:

معزز حاضرین! اس سے معلوم ہوا کہ قربانی کا مقصد تقویٰ ہے گوشت اور خون نہیں یہ چیزیں نہ تو اللہ تعالیٰ کے در کو پہنچتی ہیں اور نہ ہی یہ مطلوب ومقصود ہیں بلکہ اس قربانی کا مقصد یہ ہے کہ اس قربانی کے جانور پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے کہ یہ قربانی آپ کے حکم کی تعمیل اور آپ کی رضاء

خوشنودی کیلئے ذبح کررہا ہوں۔تقویٰ اوراصلاح نیت صرف اس عبادت کے ساتھ مختص نہیں بلکہ جملہ عبادات کے لئے ضروری ہے کیونکہ عبادات کا مقصداللہ کے حکم کی تعمیل وتکریم ہے اور یہی تمام عبادات کی روح ہے۔مطلب یہ کہ ہرعبادت کاایک ظاہری عمل ہوتا ہے اورایک باطنی مثال کے طور پر ہم نمازاداکرتے ہیں تواسمیں قیام ،رکوع،سجدہ اورقعدہ وغیرہ ارکان اداکرتے ہیں یہ نماز کاظاہری عمل ہے لیکن نماز کاباطنی عمل اورنماز کی روح رجوع الی اللہ توجہ الی اللہ اورنماز میں خشوع وخضوع ہے اگرنماز میں یہ باطنی عمل نہ ہوتو نماز کا گویا ڈھانچہ تو موجود ہے مگراسمیں روح نہیں ہے اسی طرح قربانی کاعمل بھی ہے کہ اس قربانی میں نیت صرف رضائے الٰہی ہوگااگررضائے الٰہی نہیں جوقربانی کی روح ہے توپھراللہ تعالیٰ کے بندہ کے اس عمل کی کوئی حیثیت نہیں۔جسکانتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص قربانی کے عظیم ثواب سے محروم ہوگا۔

ماڈرن فلاسفروں کےنظریات:

محترم سامعین! تمام اعمال وعبادات تعمیل حکم کانام ہیں لیکن افسوس کامقام ہے کہ آج کے اس پرفتن دورمیں جہاں ہرعبادت واحکامات دینیہ کے بارے میں شکوک اورنت نئے پراپگنڈے کئے جاتے ہیں وہاں قربانی کے بارے میں بھی یہ تجویزدی جاتی ہے کہ قربانی کی کیاضرورت ہے؟اس سے ہزاروں نہیں لاکھوں جانورضائع کئے جاتے ہیں اگراس قربانی کے رقم کوغریبوں اورمحتاجوں میں تقسیم کیا جائے یا رفاعی کاموں میں لگادیاجائے تومعاشی خوشحالی معاشرہ میں آسکتی ہے۔لیکن یہ ایک تجارتی اورانسان کی مال ودولت سے ہوس کاشاخسانہ ہے عبادتی سوچ نہیں۔کیونکہ اگراسلام کے عبادات کواسی سوچ کے تحت پرکھاجائے توپھرتقریباً تمام عبادات اس مذہب سے بے خیرتجارت کیوجہ سے نعوذباللہ ترک کرناپڑیں گے اگرقربانی پیسے کاضیاع ہے اسکوبھی ختم کرناپڑے گالہٰذاان ماڈرن فلاسفروں کےنظریات کے مطابق کئی اہم مالی عبادت کوبھی لپیٹنا ہوگا۔اسی طرح نماز ہے جو وقتاً فوقتاً وقت کاضیاع ہے اسکوبھی ختم کیاجائے کیونکہ یہ وقت بھی کئی اہم کاموں میں صرف کیاجاسکتا ہے لیکن ہم عبادت کوعبادت ہی سمجھ کرکریں نہ کہ تجارت سمجھ کرشریعت کے ہرحکم اور ہرعبادت میں اللہ جل جلالہ کی ہزاروں حکمتیں اورفوائدموجود ہیں۔مگرایک مسلمان ہونے کے ناطے ہماراکام اللہ تعالیٰ کی بندگی ہے اورہم ہرکام وحکم کو بلاچوں وچراماننا ہے۔

حکایتِ محمودوایاز:

حضرت والدصاحب سیدی شیخ الحدیث مولاناعبدالحق برداللہ مضجعہ اپنے وعظ میں اطاعت

خداوندی کی مثال ایک واقعہ سے دیا کرتے تھے کہ محمود غزنوی رحمۃ اللہ بڑے ولی اور فاتح ھند بادشاہ تھے ان کا ایک غلام ایاز کے نام سے مشہور تھا، محمود غزنویؒ کی ایاز سے بے پناہ محبت تھی۔ محمود غزنوی کی ایاز سے یہ محبت تمام وزراء اور مقربین کے لئے نا قابل برداشت تھی اور یہ تبصرے بھی ہوتے کہ محمود غزنوی باقی وزراء اور عہدہ داروں سے جو سلطنت کے اہم کام کرنے پر مامور تھے، محمود غزنوی ان سے ایاز جتنی محبت نہیں کرتے۔ محمود غزنوی یہ باتیں سنکر خاموش رہتے ایک دفعہ دربار میں تمام وزراء عمال اور مقربین موجود تھے اچانک محمود غزنوی نے ہیروں اور جواہرات سے مزین گلاس اٹھا کر وزیر اعظم کو حکم دیا کہ اس کو توڑ دو۔ وزیر اعظم حیران ہوا کہ لاکھوں روپے کا یہ گلاس کیونکر توڑ دوں بادشاہ نے کیوں توڑنے کا حکم دیا سوچ میں پڑ کر گلاس توڑنے کی ہمت نہ کر سکا۔ بادشاہ نے وہ گلاس اسکے ہاتھ سے لیکر دوسرے وزیر کو دیا کہ اسے توڑ دو۔ یہی کیفیت اسکی تھی پھر تیسرے کی بھی یہی حالت رہی اور گلاس توڑنے میں ٹال مٹول کرنے لگا، آخر کار وہ توڑنے کا حکم دیتے ہوئے گلاس ایاز کو تھما دیا۔ اس نے پتھر کے نیچے رکھ کر توڑ دیا، گلاس ریزہ ریزہ ہوا محمود غزنوی نے دیکھا کہ گلاس ٹوٹ گیا تو غصے میں ایاز سے کہا، ایاز! کیا تو پاگل ہے کہ اتنا قیمتی برتن توڑ دیا ایاز نے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنا شروع کر دی عاجزی اور شرمندگی کا اظہار کیا کہ بادشاہ سلامت میں تو ایک غلام ہوں۔ کم عقلی کیوجہ سے مجھ سے یہ غلطی سرزد ہوئی، مجھے فروخت کر کے اس گلاس کی قیمت پوری کر لیجئے اور مزید جو سزا ہو مجھے دیجئے، ایاز کی یہ حالت دیکھ کر محمود غزنوی درباریوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تم میں اور ایاز میں یہ فرق ہے اسکی اطاعت کا یہ حال ہے کہ تم لوگوں نے میرے حکم کی تعمیل میں اپنے عقل مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی رائے اور سوچ سے کام لینا شروع کر دیا حالانکہ یہی عقل و سوچ ایاز کے ساتھ بھی ہے مگر میرے حکم میں ایاز نے اپنے عقل اور سوچ کو دخل نہیں دیا اور نہ مال و دولت ضائع ہونے کی پروا کی اپنے حکم دینے کے باوجود میں نے اس کو ڈانٹا اس نے یہ تک نہ کہا کہ آپ نے خود حکم دیا تھا بلکہ معافی مانگی یہ ہے اہل اطاعت اور فرمانبرداری جس سے آج کے روشن دماغ عاری ہیں۔

محترم حضرات !ایاز کی اطاعت نے ہمیں یہ سبق دیا کہ ایک غلام اپنے آقا اور مالک کی کس طرح اطاعت اور فرمانبرداری کرتا ہے۔ ایک غلام اور بندہ ہونے کے ناتے حکم کی حکمتوں کا خیال نہیں کرتا بلکہ آمنا و سلمنا کا مظاہرہ کرتا ہے اور اپنی ہر مرضی کو آقا کی مرضی پر قربان کرتا ہے

"کار عاشق جانی خود بر پائے جانان ریختن"

آدابِ بندگی:

بہرحال دین میں عقل کی کوئی گنجائش نہیں ہے بندگی اوراطاعت سرجھکانے کا نام ہے دین اسلام مکمل اورکامل دین ہے اوراس کے تمام احکامات قیامت تک بلاتغیروتبدیل جاری وساری رہیں گے خواہ حالات بہتر ہوں یا بدتر ایک بار میرے ایک ساتھی نے مجھ سے کہا کہ سفر میں نماز کا کیا حکم ہے؟ میں نے جواب دیا کہ اگر شرعی سفریعنی ۴۸ میل کا ہوتو پھر نماز قصر پڑھنا ضروری ہے تواس نے کہا کہ یہ حکم تو اس زمانے کیلئے خاص تھا جب سفر کی یہ موجودہ سہولیات میسر نہیں تھی۔ لوگ پیدل سفر کرتے اور مہینوں سفر میں گزرجاتے۔ اب تو جہاز اور تیز رفتار گاڑیاں ہیں اور مہینوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہوجاتا ہے اور وہ بھی سہولت اور آرام کے ساتھ تو میں نے کہا کہ چلو ٹھیک ہے آپ کی بات مان لیتے ہیں اور صبح کی نماز جوکہ دو رکعات فرض ہیں اس کو آٹھ کرلیتے ہیں۔ کیونکہ اب تمام سہولیات موجود ہیں اس طرح ظہر کی چار رکعات فرض ہیں اس کو ۱۲ کرلیتے ہیں۔ تواس نے کہا نہیں نہیں ان فرائض کا حکم تو اللہ تعالیٰ نے اسی طرح دیا ہے تو میں نے کہا کہ قصر نماز کا حکم بھی اللہ تعالیٰ نے خود دیا ہے۔ جواب دیئے بغیر روانہ ہوا۔

قربانی کی شرعی حیثیت:

معزز سامعین! قربانی بھی ایک اہم ترین عبادت اور شعائر اسلام میں سے ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد مدینہ میں دس سال گزارے اور ہر سال قربانی فرمائی اس لئے جمہور علماء کے نزدیک قربانی واجب ہے قربانی ہر اُس مسلمان مرد وعورت پر واجب ہے جو عاقل اور بالغ ہو اوراس کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی یا اسکی قیمت موجود ہو۔ اسی طرح اس کے پاس مال تجارت، گھر کا اضافی سامان جو ضروریات میں استعمال نہ ہوتا ہو، اپنے رہائشی مکان کے علاوہ دوسرا مکان ہو اوراس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہو تو اس پر بھی قربانی واجب ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ نصاب جس کے پاس ہو خواہ مرد ہو یا عورت ہر ایک پر الگ الگ قربانی واجب ہے یعنی مرد پر اپنی طرف سے اور عورت پر اپنی طرف سے ہمارے ہاں تو یہ دستور ہے کہ گھر کا سربراہ قربانی کرلے تو تمام گھر کی طرف سے حق ادا ہوگیا۔ یہ بالکل غلط طریقہ ہے گھر کے افراد میں جس کے پاس بھی نصاب ہوگا اس پر الگ قربانی واجب ہوگی اور اگر صرف گھر کا سربراہ قربانی کرے تو صرف اسکی طرف سے ہی ادا ہوگی۔

قربانی کے جانور

قربانی بکرا، دنبہ، بھیڑ، گائے، بھینس، بیل اور اونٹ پر جائز ہے۔لیکن بکرا وغیرہ جب ایک سال سے کم نہ ہو اور بھیڑ اور دنبہ جب اتنا موٹا اور بڑا ہو کہ سال کا معلوم ہو تو اس پر قربانی جائز ہے اسی طرح گائے، بھینس اور بیل جب دو سال کے ہوں اور اونٹ کیلئے پانچ سال کا ہونا ضروری ہے۔ بکرا، بھیڑ اور دنبہ صرف ایک ہی آدمی کی طرف سے کافی ہے جبکہ گائے، بھینس، بیل اور اونٹ میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔اسی طرح ان تمام جانوروں کا ان عیب سے پاک ہونا بھی ضروری ہے جن کی وجہ سے قربانی درست نہیں ہوتی مثلاً اندھا، کانا لنگڑا نہ ہو اتنا لاغر اور کمزور بھی نہ ہو کہ قربانی کی جگہ تک اپنے پیروں پر نہ جاسکے۔جس جانور کا ۱/۳ سے زیادہ کان یا دم وغیرہ کٹی ہو تو اس پر بھی قربانی جائز نہیں جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں یا اکثر نہ ہوں یا جس جانور کے کان پیدائشی طور پر نہ ہوں تو اس پر بھی قربانی جائز نہیں ہوگی۔اور اگر کسی جانور کے سینگ پیدائشی طور پر نہ ہو یا درمیان سے ٹوٹ گیا ہو تو اس پر قربانی جائز ہے قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے لیکن اگر خود نہ کرسکے تو دوسرے سے بھی ذبح کروا سکتا ہے۔اسی طرح ذبح کے وقت حاضر ہونا بھی افضل ہے۔

رب العزت ہم سب کو اس مبارک موقع سنت ابراہیمی کے حقیقی روح پر عمل کرنے کی توفیق سے نوازیں۔

مکتوبات مشاہیر کے بعد جامعہ دارالعلوم حقانیہ کا ایک اور علمی روحانی اور دعوتی شاہکار

منبرِ جامعہ حقانیہ سے

خطباتِ مشاہیر

تقریباً پون صدی پر مشتمل عرصہ میں جامعہ حقانیہ میں آئے ہوئے اساطین علم وفضل محدثین ومشائخ واکابرین امت ارباب تصوف وسلوک' نامور خطباء ودعاۃ ائمہ رشد وہدایت' مصلحین' سیاسی زعماء' اساتذہ ومشائخ جامعہ حقانیہ کے جامعہ حقانیہ کے منبر ومحراب پر کئے گئے خطبات وارشادات کا مجموعہ جس کی ضبط و ترتیب وتبویب اور توضیح وتدوین کا کام

مولانا **سمیع الحق** مدظلہ

بذات خود انجام دے رہے ہیں۔ ہزاروں صفحات اور ضخیم گیارہ جلدوں پر مشتمل علم ومعرفت وعظ وارشاد کا یہ عظیم الشان مجموعہ بہت جلد منظر عام پر آرہا ہے